حواشی ومراجع

۱۔ تفصیل کے لیے دیکھئے شمس تبریز خاں، صدر یار جنگ، ندوۃ العلماء، لکھنؤ ۱۹۷۲ء، ص ۱۶۷، نیز ملاحظہ ہو راقم الحروف کی کتاب علامہ شبلی نعمانی کی قرآن فہمی، فاران اکیڈمی، علی گڑھ، ۲۰۰۵ء، ص ۱۴۔

۲۔ سید افتخار عالم مارہروی، محمڈن کالج ہسٹری، مطبع مفید عام، آگرہ، ۱۹۰۱ء، ص ۱۲۵

۳۔ مولانا عبداللہ انصاریؒ کی حیات وخدمات پر مشتمل ایک کتاب مولانا نور الحسن راشد کاندھلوی نے مرتب کی ہے جو ایکڈمی آف ساؤتھ ایشین اسٹڈیز علی گڑھ کے زیر طبع ہے۔

۴۔ سید سلیمان ندوی، یاد رفتگاں، دار المصنفین، اعظم گڑھ، ص ۲۱۸-۲۲۰، نیز دیکھئے صدر یار جنگ، ص ۲۷۲۔ مولانا سلیمان اشرف کے حالات کے لیے دیکھئے پروفیسر عبدالباری، نقوش وخطوط، خدابخش لائبریری، پٹنہ، ۲۰۰۵ء، ص: ۳۸-۵۳

۵۔ محمڈن کالج ہسٹری، ص ۱۲۳

۶۔ قواعد وقوانین ٹرسٹیاں مدرسۃ العلوم مسلمانان علی گڑھ، مطبع انسٹی ٹیوٹ کالج، علی گڑھ ۱۹۲۰ء، ص ۳۳

۷۔ دیکھئے نصاب تعلیم شعبہ سنی دینیات، مسلم یونیورسٹی علی گڑھ، ۸۷-۱۹۸۶ء

۸۔ مولانا عبداللطیف رحمانی کے حالات وخدمات پر شعبہ سنّی دینیات اے ایم یو میں تحقیقی مقالہ لکھا جارہا ہے۔

۹۔ تفصیلی حالات کے لیے دیکھئے مولانا سعید احمد اکبرآبادی احوال وآثار، مطبوعہ شعبہ سنّی دینیات اے ایم یو، ۲۰۰۵ء

۱۰۔ تفصیلی حالات کے لیے دیکھئے: راقم کا مضمون 'مولانا تقی امینی' ماہنامہ تہذیب الاخلاق، علی گڑھ، اکتوبر ۱۹۹۲ء

۱۱۔ تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو راقم کا مضمون اے ایم یو میں دینیات کی تعلیم، ماہنامہ تہذیب الاخلاق، علی گڑھ، اپریل ۱۹۹۱ء

☆

ادارہ ومجلّہ علوم القرآن اور قرآنی علوم کی اشاعت

ظفر الاسلام اصلاحی

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ قرآن کریم ساری انسانیت کے لیے ہدایت کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ دراصل یہی وہ کتاب عظیم ہے جو راہ مستقیم دکھاتی ہے اور اس پر چلنے والوں کو کامیابی کی بشارت دیتی ہے۔ بلا شبہ قرآن کریم کا نزول اللہ رب العزت کا اپنے بندوں پر بہت بڑا انعام و احسان ہے اور یہ کتاب مبین اس کی رحمت بے پایاں کا عظیم ترین مظہر ہے۔ قرآن کریم کی متعدد آیات سے اس کا ثبوت ملتا ہے خاص طور سے یہ بات قابل غور ہے کہ سورۂ رحمان میں اللہ تعالیٰ نے انسانوں پر اپنے بہت سارے انعامات ذکر فرمائے ہیں ان میں اپنی رحمت کے ظہور کے طور پر سب سے پہلے تعلیمِ قرآن کا تذکرہ کیا ہے۔ الرحمن علم القرآن (الرحمٰن/۱-۲)، دوسرے اس کتاب کی عظمت اور اس کے باعث خیر ہونے پر یہ حدیث پاک بھی دال ہے: خیر کم من تعلم القرآن وعلمه (صحیح بخاری/کتاب فضائل القرآن، باب خیر کم من تعلم القرآن)۔ اللہ تعالیٰ کے اس عظیم احسان اور اس کی انتہائی قیمتی نعمت کی شکر گزاری کا تقاضا یہ ہے کہ زندگی کے ہر شعبہ میں اسے رہنما بنایا جائے، مختلف ذرائع سے اس کا معنی ومفہوم واضح کیا جائے اور اس کے علوم ومعارف سے فیض یابی کو آسان بنایا جائے۔ اللہ رب العزت کا شکر ہے کہ یہ نیک سلسلہ ہر دور میں جاری رہا ہے اور اس کے مفید نتائج بھی سامنے آتے رہے ہیں۔ اسی ضرورت واحساس کے تحت انجمن طلبہ قدیم مدرستہ الاصلاح (سرائے میر، اعظم گڑھ) کی علی گڑھ شاخ کی کوششوں سے ۱۹۸۴ء میں علی گڑھ میں ادارہ علوم القرآن کا قیام عمل میں آیا۔ یہ بات بخوبی معروف ہے کہ یہ ادارہ جس مدرسہ کے فارغین کی کوششوں کا ثمرہ ہے اس کا امتیاز قرآن مجید کی محققانہ تعلیم ہے۔ اس مدرسہ کی بنیاد ۱۹۰۸ء میں مولانا محمد شفیعؒ کے

ہاتھوں پڑی اور اسے بیسویں صدی کے نامور اسکالر اور ممتاز سیرت نگار علامہ شبلی نعمانی کی سرپرستی حاصل رہی ہے اور اس کی توسیع وترقی بالخصوص نظام تعلیم وتربیت کی تشکیل میں ان کے قریبی عزیز اور ماہر قرآنیات مولانا حمید الدین فراہی کا بہت اہم کردار رہا ہے۔ حسن اتفاق کہ ادارہ علوم القرآن جس عظیم الشان یونیورسٹی کے نواح میں قائم ہوا ہے اس کے اولین مرحلہ یعنی ایم اے او کالج سے علامہ شبلی و مولانا فراہی دونوں بحیثیت استاد وابستہ رہے ہیں اور مؤخر الذکر نے اس کالج سے بی اے کی تعلیم بھی حاصل کی تھی۔

ادارہ علوم القرآن کے قیام کا اولین عام مقصد یہ تھا کہ مدرستہ الاصلاح کے جو فارغین علی گڑھ میں تعلیم وتعلم یا دوسری کسی مصروفیت کے سلسلہ میں یہاں مقیم رہیں وہ اس ادارہ کے توسط سے مادر علمی سے اکتساب کردہ علم قرآن کو تازگی و وسعت دیتے رہیں، ہر معاملہ میں اس سے رہنمائی حاصل کرنے کے سبق کو یاد کرتے رہیں اور زبان وقلم سے یہ سبق دوسروں کو بھی یاد دلاتے رہیں۔ ظاہر ہے کہ کوئی بھی ادارہ کچھ متعین مقاصد کے بغیر نہیں چل سکتا۔ اس لیے ادارہ کے بانیان نے اس کے کچھ بنیادی مقاصد متعین کیے اور وہ یہ ہیں:

- ☆ امت وانسانیت کو درپیش مسائل کا قرآنی حل۔
- ☆ جدید اسلوب میں قرآنی علوم وافکار کی اشاعت۔
- ☆ قرآن سے متعلق اہم موضوعات پر علمی وتحقیقی کام۔

ان مقاصد کو بروئے کار لانے کے لیے ایک تفصیلی پروگرام تشکیل دیا گیا اور اس میں خاص طور سے ان سرگرمیوں کو شامل کیا گیا:

- ☆ قرآنیات پر ایک ریفرنس لائبریری کا قیام
- ☆ قرآنی علوم ومعارف کی اشاعت کے لیے ایک معیاری رسالہ کا اجراء
- ☆ قرآنیات پر علمی وتحقیقی کتب کی تالیف واشاعت کا اہتمام
- ☆ قرآن سے متعلق اہم موضوعات پر خطبات ومذاکرات کا انعقاد
- ☆ قرآنیات پر مطالعہ وتحقیق کے لیے طلبہ کی تربیت ونگرانی

مذکورہ بالا کاموں میں تصنیفی واشاعتی سرگرمیوں کو اولیت دی گئی اور بتوفیق الٰہی

اس کا آغاز جولائی ۱۹۸۵ء سے ششماہی علوم القرآن نامی اردو مجلہ کے اجراء سے ہوا اور یہی ادارہ کا ترجمان قرار پایا۔ ۱۶۰ صفحات پر مشتمل اس مجلہ کی اشاعت بفضلہٖ تعالیٰ بدستور جاری ہے اور اب تک اس کی ۱۸ جلدیں مکمل ہوچکی ہیں۔ ان میں چھ سو صفحات پر مشتمل اس کی خصوصی اشاعت (مولانا امین احسن اصلاحی نمبر) بھی شامل ہے۔ اس مجلہ کے مدیر ابتداءِ اجراء سے پروفیسر اشتیاق احمد ظلی رہے ہیں۔ راقم السطور جنوری - جون ۱۹۸۹ء کے شمارے سے معاون مدیر کی خدمت انجام دے رہا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ قرآنی علوم کی اشاعت میں ادارہ کی اب تک کی خدمات کا سب سے بڑا و قابل قدر حصہ یہی مجلہ ہے اور فی الحال یہی مجلہ اس ادارہ کی شناخت ہے۔ علمی حلقوں میں ادارہ علوم القرآن کا جو کچھ تعارف ہوا ہے یا اسے جو مقبولیت نصیب ہوئی ہے وہ اسی مجلہ کی بدولت ہے۔ اس لیے قرآنی علوم کی اشاعت کے نقطہ نظر سے اس کے مشتملات کا مفصل جائزہ ضروری معلوم ہوتا ہے لیکن اس سے قبل ادارہ کی دیگر سرگرمیوں کا مختصر ذکر برمحل ہوگا۔

مطبوعات ادارہ علوم القرآن:

ادارہ علوم القرآن سے اب تک ۶ کتابیں شایع ہوچکی ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:

۱۔ حقیقت نماز (مطبوعہ ۱۹۸۵ء/صفحات۔ ۶۰): مولانا امین احسن اصلاحی/تخریج و تحقیق مولانا سلطان احمد اصلاحی
(نماز کے موضوع پر مختصر لیکن نہایت قیمتی و اہم کتاب)

۲۔ قرآنی مقالات (۱۹۹۱ء/صفحات۔ ۳۲۰)
(دائرہ حمیدیہ، مدرسۃ الاصلاح کے ترجمان ''الاصلاح'' کے منتخب مقالات کا مجموعہ جو اصول تفسیر، نظم قرآن، اقسام القرآن، اور دوسرے اہم قرآنی مباحث پر مشتمل ہے)

۳۔ کتابیات فراہی (۱۹۹۱ء/صفحات۔ ۸۰) : مرتبہ ڈاکٹر ظفر الاسلام اصلاحی
(مفسر قرآن مولانا حمید الدین فراہی کی/پر مطبوعات (کتب و مضامین وتبصرے) کی جدید اصول کے مطابق تیار کردہ جامع ببلو گرافی)

۴۔ ششماہی علوم القرآن کی خصوصی اشاعت۔ مولانا امین احسن اصلاحی نمبر

(۲۰۰۰ء/صفحات۔۶۰۰): مرتبہ پروفیسر اشتیاق احمد ظلی
(صاحب ''تدبر قرآن'' مولانا امین احسن اصلاحی کی شخصیت وعلمی خدمات پر ۲۵ مقالات کا مجموعہ بشمول ذاتی احوال وکوائف پر مولانا اصلاحی سے ایک طویل انٹرویو، ان کے بعض قریبی اعزہ وتلامذہ کے تاثرات ومشاہدات اور ان کی مطبوعہ کتب اور ان پر مضامین کا اشاریہ)

۵۔ اردو رسائل کے قرآنی مضامین کا اشاریہ (۲۰۰۵ء/صفحات۔۲۵۰): مرتبہ ڈاکٹر ابوسفیان اصلاحی
(ہندو پاک کے ۳۳ معروف اردو رسائل میں شائع شدہ قرآنی مضامین کا موضوعاتی اشاریہ)

۶۔ اشاریہ ششماہی علوم القرآن (۱۹۸۵ء-۲۰۰۳ء) (مطبوعہ ۲۰۰۵ء/صفحات۔۵۴): مرتبہ ڈاکٹر ظفر الاسلام اصلاحی
(مجلہ علوم القرآن کی ۱۸ جلدوں (۱۹۸۵-۲۰۰۳ء) کا جامع موضوعاتی اشاریہ)

قرآنیات کی ریفرنس لائبریری:

قرآنیات پر کتب ورسائل کی تیاری واشاعت کے علاوہ ادارہ علوم القرآن مختلف زبانوں میں قرآنی علوم وافکار اور ماہرین قرآنیات پر قدیم و جدید کتابوں سے استفادہ کا موقع بھی طالبان علمِ قرآن کو فراہم کررہا ہے اور اسی مقصد سے ادارہ علوم القرآن کے ساتھ ہی اس کی لائبریری کا قیام بھی عمل میں آیا تھا۔ درحقیقت کسی بھی علمی مرکز وادارہ کے لیے لائبریری وکتب خانہ رگِ جاں کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ادارہ علوم القرآن کے خادمین کی شروع ہی سے یہ کوشش رہی ہے کہ ادارہ کی لائبریری قرآنیات کے ساتھ مختص ہو اور اسے قرآنی علوم سے متعلق کتابوں کا ایک ایسا مخزن بنایا جائے جس میں قرآن سے متعلق کسی بھی موضوع پر مطالعہ وتحقیق کے لیے مختلف زبانوں کی عمدہ معیاری کتابیں مہیا ہوں اور یہ قرآنیات پر ایک حوالہ (REFERENCE) لائبریری کا کام دے۔ شکر خدا کا کہ اس جہت میں کوششیں بارآور ہورہی ہیں۔

اس وقت ادارہ کی لائبریری میں علوم اسلامیہ بالخصوص قرآنیات پر عربی، اردو

(۲۰۰۰ء/صفحات۔۶۰۰): مرتبہ پروفیسر اشتیاق احمد ظلی
(صاحب ''تدبر قرآن'' مولانا امین احسن اصلاحی کی شخصیت وعلمی خدمات پر ۲۵ مقالات کا مجموعہ بشمول ذاتی احوال وکوائف پر مولانا اصلاحی سے ایک طویل انٹرویو، ان کے بعض قریبی اعزہ وتلامذہ کے تاثرات ومشاہدات اور ان کی مطبوعہ کتب اور ان پر مضامین کا اشاریہ)

۵۔ اردو رسائل کے قرآنی مضامین کا اشاریہ (۲۰۰۵ء/صفحات۔۲۵۰): مرتبہ ڈاکٹر ابوسفیان اصلاحی
(ہندو پاک کے ۳۳ معروف اردو رسائل میں شایع شدہ قرآنی مضامین کا موضوعاتی اشاریہ)

۶۔ اشاریہ ششماہی علوم القرآن (۱۹۸۵ء-۲۰۰۳ء) (مطبوعہ ۲۰۰۵ء/صفحات۔۵۴): مرتبہ ڈاکٹر ظفرالاسلام اصلاحی
(مجلّہ علوم القرآن کی ۱۸ جلدوں (۱۹۸۵-۲۰۰۳ء) کا جامع موضوعاتی اشاریہ)

قرآنیات کی ریفرنس لائبریری:

قرآنیات پر کتب ورسائل کی تیاری واشاعت کے علاوہ ادارہ علوم القرآن مختلف زبانوں میں قرآنی علوم وافکار اور ماہرین قرآنیات پر قدیم و جدید کتابوں سے استفادہ کا موقع بھی طالبان علمِ قرآن کو فراہم کررہا ہے اور اسی مقصد سے ادارہ علوم القرآن کے ساتھ ہی اس کی لائبریری کا قیام بھی عمل میں آیا تھا۔ درحقیقت کسی بھی علمی مرکز وادارہ کے لیے لائبریری وکتب خانہ رگِ جاں کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ادارہ علوم القرآن کے خادمین کی شروع ہی سے یہ کوشش رہی ہے کہ ادارہ کی لائبریری قرآنیات کے ساتھ مختص ہو اور اسے قرآنی علوم سے متعلق کتابوں کا ایک ایسا مخزن بنایا جائے جس میں قرآن سے متعلق کسی بھی موضوع پر مطالعہ وتحقیق کے لیے مختلف زبانوں کی عمدہ معیاری کتابیں مہیا ہوں اور یہ قرآنیات پر ایک حوالہ (REFERENCE) لائبریری کا کام دے۔ شکر خدا کا کہ اس جہت میں کوششیں بارآور ہورہی ہیں۔

اس وقت ادارہ کی لائبریری میں علوم اسلامیہ بالخصوص قرآنیات پر عربی، اردو د

انگریزی کتب ورسائل کا اچھا خاصا ذخیرہ دستیاب ہے۔عربی و اردو کی بیشتر معروف تفاسیر اور ان کے مولفین کی سوانح عمریاں ،عربی ، اردو و انگریزی میں قدیم و جدید تفاسیر کی کتابیات، دس زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم،قرآنی تراجم کی عالمی ببلوگرافی ،قرآنی علوم وافکار وتعلیمات پر سینکڑوں کتب، حدیث پاک کے تمام متداول مجموعے اور سیرت نبویؐ پر بہترین ماخذ دستیاب ہیں۔ قرآنی آیات و الفاظِ حدیث کا اشاریہ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ (اردو اسلامی انسائیکلو پیڈیا)،مجلہ نقوش کے قرآن ورسول نمبر، دائرہ حمیدیہ کے قدیم ترجمان ''الاصلاح'' کی فائلیں اور مولانا فراہی و مولانا اصلاحی پر پی ایچ ڈی مقالات کی کاپیاں اس لائبریری کے اہم ذخائر کا حصہ ہیں۔ مزید براں لائبریری میں مولانا حمید الدین فراہی و مولانا امین احسن اصلاحی کی تصانیف اور ان پر اہم کتب، تحقیقی مقالات ومضامین کے لیے ایک گوشہ مخصوص ہے۔ لائبریری کے ذخیرہ میں ادارہ کی اپنی کتابوں کے علاوہ بعض اراکین ادارہ کی جانب سے عاریتاً وامانتاً دی گئی کتب بھی شامل ہیں جو اس کے قیمتی ذخائر کا حصہ بن کر شائقین علم کو مستفیض کررہی ہیں۔ کتابوں کے علاوہ اردو، عربی وانگریزی کے معیاری رسائل ومجلات بھی اس لائبریری کا ایک قیمتی حصہ ہیں۔ یہ ہندو بیرونی ممالک سے مجلہ علوم القرآن کے تبادلے میں موصول ہوتے ہیں۔

ششماہی علوم القرآن:

قرآنیات کے ساتھ اختصاص مجلہ علوم القرآن کی انفرادیت ہے۔ اداریہ سے لے کر خبرنامہ تک اس کا ہر کالم قرآن وقرآنی مطالعات کے کسی نہ کسی پہلو سے تعلق رکھتا ہے۔ قرآن کے حوالہ سے کسی اہم موضوع پر اداریہ، انسانی زندگی کے کسی پہلو یا مسئلہ سے متعلق قرآنی افکار وتعلیمات کی تشریح وترجمانی ،قدیم وجدید مفسرین میں سے کسی کا مفصل تعارف یا ان کی تفسیری خدمات ومنہج تفسیر کا تحقیقی مطالعہ، قرآنی کتب پر مفصل تجزیاتی تبصرے، قرآنیات پر اردو، عربی وانگریزی مطبوعات کے اشاریے، قدیم ومعاصر رسائل کے قرآنی مضامین کا اشاریہ اور قرآن وقرآنیات سے متعلق اہم ودلچسپ خبریں اس مجلہ کے مستقل مشتملات ہوتے ہیں۔ ششماہی علوم القرآن کے مقالات حواشی وحوالوں ۔

مزین ہوتے ہیں۔ ہر شمارے میں یہ کوشش کی جاتی ہے کہ اس کا اعلیٰ تحقیقی معیار اور جدید علمی انداز برقرار رہے۔ ان سب کے علاوہ بحث وتمحیص اور تنقید وتجزیہ میں مسلکی اور جماعتی عصبیت وتنگ نظری سے اجتناب بھی اس کا ایک نمایاں وصف ہے۔ مجلہ کی ایک اور خصوصیت اس کے مقالات کا انگریزی خلاصہ ہے جو ہر شمارہ کے آخر میں دیا جاتا ہے۔ یہی انگریزی حصہ انگریزی داں طبقہ بالخصوص مغربی ملکوں کے بہت سے مسلم وغیر مسلم دانشوروں میں مجلّہ اور ادارہ کے تعارف کا ذریعہ بن رہا ہے۔ ان خصوصیات کے ساتھ یہ مجلّہ قرآنی علوم کی نشر و اشاعت کی خدمت انجام دے رہا ہے اور اللہ کا شکر ہے کہ ہندوستان و بیرون ملک کے علمی حلقوں میں اپنا ایک مقام بنا چکا ہے۔ تحدیثِ نعمت کے طور پر یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ ششماہی علوم القرآن کو پوری دنیا میں قرآنیات کے ساتھ مخصوص رسائل میں اولیت حاصل ہے۔ اس کا واضح اعتراف اصحاب علم وفضل کی تحریروں میں ملتا ہے۔ یہاں اس ضمن میں یہ ذکر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی (اسلام آباد) کے ادارہ تحقیقات اسلامی سے ''اخبار تحقیق'' کے نام سے خبر نامہ شایع ہوتا ہے۔ تقریباً چار برس قبل اس کے شمارہ نمبر۳ (اپریل- جون ۲۰۰۲ء) میں پوری دنیا میں مختلف زبانوں میں شایع ہونے والے قرآنیات کے ساتھ مخصوص رسائل (ششماہی علوم القرآن، علی گڑھ، رسالۃ القرآن، قم، ایران، المیزان، اسلام آباد، ترجمان وحی، قم، ایران، التجوید فیصل آباد، پاکستان، جرنل آف قرآنک اسٹڈیز، لندن) کا تعارف شایع ہوا تھا ان میں علوم القرآن کا تذکرہ سرفہرست اور دوسروں کی بہ نسبت تفصیلی تھا۔

بیسویں صدی کے آخری حصہ میں جاری شدہ اس مجلہ نے قرآنی علوم کی اشاعت میں کیا خدمت انجام دی ہے یہاں اس کے مشتملات پر ایک نظر اسی پہلو سے مقصود ہے۔ قرآن مجید کا تعارف اور اس کے نزول وجمع وتدوین کی تاریخ علم قرآن کے مبادیات میں شامل ہے۔ ششماہی علوم القرآن میں ایسے متعدد مقالے شایع ہوئے ہیں جن میں تنزیل قرآن، حفاظت قرآن، تدوین قرآن، کتابت قرآن، موضوع قرآن، ہدایت قرآن اور خصوصیات قرآن جیسے موضوعات زیر بحث آئے ہیں (اشاریہ ششماہی

علوم القرآن، مرتبہ ظفر الاسلام اصلاحی، ادارہ علوم القرآن، علی گڑھ، ۲۰۰۵ء، ص ۱۳)۔
مجلہ کے مختلف شماروں میں جن موضوعات کا احاطہ کیا گیا ہے ان میں علم قرأت قرآن، کتابت قرآن، رسم خط قرآن، ادبیات و بلاغت قرآن، نظم قرآن، اعجاز القرآن، اقسام القرآن، امثال القرآن شامل ہیں۔ ان کے علاوہ بعض مقالات میں قرآنی علوم سے بحیثیت مجموعی مفصل بحث کی گئی ہے (اشاریہ علوم القرآن، ص ۲۱-۲۴) مزید براں عہد وسطی کا ہندوستان تعمیرات، فنون لطیفہ، شعر و ادب کی ترقی اور فوجی مہمات کے لیے زیادہ مشہور ہے، قرآنی علوم کے میدان میں اس عہد کی کیا دین رہی ہے بعض مضامین میں اس پہلو سے اس پورے دور کا تفصیلی مطالعہ پیش کیا گیا ہے (اشاریہ علوم القرآن، ص ۲۲-۲۳)

مفردات القرآن علوم قرآنی کا ایک اہم باب ہے جس کے تحت قرآنی الفاظ و اصطلاحات کی تحقیق و تشریح کی جاتی ہے۔ علوم القرآن کے متعدد مقالات میں جن الفاظ کی لغوی و اصطلاحی تحقیق پیش کی گئی ہے وہ یہ ہیں: الکتاب، القرآن، امہ، یہود و نصاریٰ، تورات وانجیل، نسی، تابوت، درہم و دینار اور مرجان و یاقوت (اشاریہ علوم القرآن، ص ۲۴-۲۵) ان مباحث کو بجا طور پر مفردات القرآن کے ذیل میں شامل کیا جاسکتا ہے۔

فن ترجمہ قرآن واصول تفسیر قرآنی علوم کے خاص مباحث ہیں۔ اس پہلو سے مجلہ میں شایع شدہ مواد بہت اہم وقیمتی ہے۔ ترجمہ کے اصول و اسالیب اور اصول تفسیر پر مفصل مباحث کے علاوہ ترجمان القرآن حضرت عبد اللہ ابن عباسؓ کی روایات سے اخذ کردہ طریقہ تفسیر، ابن تیمیہ، شاہ ولی اللہ دہلوی، سر سید احمد خان، مولانا حمید الدین فراہی اور مولانا امین احسن اصلاحی کے مناہج تفسیر پر بڑی مفید بحثیں علوم القرآن کے مضامین میں ملتی ہیں۔ ان مضامین کا ایک اہم حصہ ابن تیمیہ و شاہ ولی اللہ، ابن تیمیہ و مولانا فراہی، شاہ ولی اللہ اور سر سید کے منہج تفسیر کے تقابلی مطالعہ سے تعلق رکھتا ہے۔ اہم بات یہ ہے کہ اس نوع کے مضامین سے مختلف دور میں ابھرنے والے نئے تفسیری رجحانات بھی سامنے آتے ہیں (اشاریہ علوم القرآن، ص ۱۷-۱۸)

مختلف ادوار میں معروف مفسرین نے کس طرح کا تفسیری لٹریچر تیار کیا؟ اس

کے امتیازات کیا ہیں اور انھوں نے اپنی تفاسیر میں کون سے مناہج اختیار کیے ہیں۔ یہ بحثیں بھی علوم القرآن کے سابق شماروں میں دستیاب ہیں، ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن وحضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی تفسیری روایات کے تجزیاتی مطالعہ کے علاوہ جن مفسرین کی تفاسیر پر علوم القرآن میں مبسوط بحثیں ملتی ہیں وہ ہیں: امام حسن بصری (م ۷۲۸ء) سفیان ثوری (م ۷۷۸ء)، سفیان بن عیینہ (م ۸۱۴ء)، مکی بن ابی طالب (م ۱۰۴۵ء) امام واحدی (م ۱۰۷۵ء)، عماد الدین طاہر اسفرائنی (م ۱۰۷۸ء) امام زمخشری (م ۱۱۴۳ء) فخر الدین رازی (۱۲۰۹ء) ابن تیمیہ (م ۱۳۲۸ء) قاضی شہاب الدین دولت آبادی (م ۱۴۴۵ء) قاضی ثناء اللہ پانی پتی (م ۱۸۱۰ء)، ولی اللہ بن حبیب اللہ انصاری (م ۱۸۵۳ء)، ناصر الدین منصور علی (م ۱۹۰۲ء)، شیخ محمد عبدہ (م ۱۹۰۵ء)، مولانا حمید الدین فراہی (م ۱۹۳۰ء)، مولانا عبد الماجد دریابادی (م ۱۹۷۷ء) اور مولانا امین احسن اصلاحی (م ۱۹۹۷ء) (اشاریہ علوم القرآن، ص ۱۷-۲۱)۔ اس کے علاوہ مجلّہ علوم القرآن میں جن زبانوں کے تراجم قرآن کا جائزہ لیا گیا ہے اوران کی خصوصیات واضح کی گئی ہیں وہ ہیں: ترکی، روسی، ہندی، بنگالی، بلوچی اور پشتو (اشاریہ علوم القرآن، ص ۱۷)

قرآنی علوم کو فنی واصطلاحی حدود سے آگے بڑھا کر وسیع مفہوم میں استعمال کیا جائے تو اس میں وہ تمام علوم شامل ہو جائیں گے جو قرآن کریم سے ماخوذ یا مستفاد ہوتے ہیں خواہ ان کا تعلق انسانی زندگی کی اصلاح ولوگوں کے افکار واعمال کے درستگی سے ہو یا قرآنی احکام، قرآنی تعلیمات وقرآنی مطالبات کے علم سے۔ سچ پوچھیے تو اصطلاحی معنی میں قرآنی علوم کے ارتقاء سے اصل مقصود یہ ہے کہ انسان کو قرآن حکیم سے وہ علم حاصل کرنے میں آسانی ہو جائے جو صحیح خطوط پر اس کی زندگی کی تشکیل وتعمیر میں ممدود معاون بنے۔ اس موضوع پر بھی علوم القرآن میں کافی مواد موجود ہے۔ شروع ہی سے یہ کوشش جاری ہے کہ ہر شمارہ میں ایک نہ ایک مضمون ایسا ضرور شامل ہو جس میں انسانی زندگی کے کسی شعبہ سے متعلق قرآنی تعلیمات کی وضاحت کی جائے یا کسی اہم عصری مسئلہ پر قرآنی نقطہ نظر کی ترجمانی پیش کی جائے، اس نوعیت کے جو مضامین اب تک شایع ہوئے ہیں ان

میں کچھ اہم یہ ہیں: مومن قرآن کے آئینہ میں، اسوۂ ابرہیمی قرآن کی روشنی میں، دین میں نماز کی اہمیت قرآن کی روشنی میں، تقویٰ، توکل، ختم قلوب کا قرآنی مفہوم، استکبار اور اس کے نتائج، قرآن کا تصور حقوق انسانی، قرآنی تصور ملکیت، قرآنی معیشت کے بعض بنیادی مسائل، قرآن مجید کی روشنی میں صارفین کا مطلوب رویہ، فہم قرآن اور اتحاد امت (اشاریہ علوم القرآن، ص۱۴-۱۶)

ششماہی علوم القرآن کا ہر کالم جیسا کہ اوپر واضح کیا گیا قرآن یا قرآنیات سے تعلق رکھتا ہے اور قرآنی علوم وافکار کی تشریح وترجمانی اس کا خاصہ رہا ہے شکر خدا کہ مجلّہ کے اداریوں میں بھی اس کا یہ امتیازی پہلو نمایاں رہتا ہے۔ عصر حاضر کے اہم مسائل میں قرآن کریم کیا رہنمائی دیتا ہے یا امت کو درپیش مسائل کا قرآنی حل کیا ہے؟ موثر انداز و بلیغ اسلوب میں اس کی تشریح وترجمانی اداریوں میں کی جاتی رہی ہے۔ قرآن، اسلام و اسلامی نظام کے حوالہ سے ناقدین ومخالفین اسلام جو سوالات واعتراضات اٹھاتے ہیں بعض اداریوں میں مدلل طور پر ان کا جواب بھی دیا گیا ہے۔ اداریہ میں زیر بحث آنے والے کچھ اہم موضوعات یہ ہیں: قرآن کریم اور مستشرقین، قرآن کریم کے تئیں معاندین اسلام کا رویہ اور ہماری ذمہ داریاں، اشتراکی روس کی شکست وریخت، بابری مسجد کی شہادت، عورت کا مقام قرآن کی نظر میں، فکر فراہی۔ پسِ منظر ومحرکات/ مرض اور علاج، موجودہ حالات میں قرآن کی تعلیم کیسے عام کی جائے، ترجمہ قرآن کے مسائل، عصری جامعات میں قرآنیات بحیثیت موضوع تحقیق اور قرآنیات پر کتابیاتی مواد کی ضرورت و افادیت۔ جدید دور کے علمائے قرآنیات نے اپنے اپنے طور پر قرآنی علوم وافکار کی اشاعت کے لیے کیا کیا خدمات انجام دی ہیں، ان کی خدمات سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے ان میں بعض کی وفات پر اداریہ میں ان کی قرآنی خدمات پر نہایت جامع انداز میں روشنی ڈالی گئی ہے۔ ان مرحومین ماہرینِ قرآنیات میں مولانا امین احسن اصلاحی (م ۱۵/دسمبر ۱۹۹۷ء)، مولانا صدر الدین اصلاحی (م ۱۳/نومبر ۱۹۹۸ء)، ڈاکٹر محمد حمید اللہ (م ۱۷/دسمبر ۲۰۰۲ء) اور تلمیذ مولانا امین احسن اصلاحی مولانا خالد مسعود (م یکم اکتوبر

۲۰۰۳ء) شامل ہیں (اشاریہ علوم القرآن، ص ۱۱-۱۳)

علوم القرآن میں قرآنی کتب پر جو تبصرے شایع ہوتے ہیں ان کی حیثیت دراصل تبصراتی مقالہ (REVIEW ARTICLE) کی ہوتی ہے۔ قرآنی علوم کی اشاعت کے نقطہ نظر سے یہ تبصرے بھی اہمیت وافادیت سے خالی نہیں ہوتے۔ قرآنی علوم سے متعلق جن کتابوں پر مبسوط تبصرے شایع ہو چکے ہیں وہ ہیں: التحبیر فی علوم التفسیر (مصنفہ امام سیوطی)، احسن البیان فی علوم القرآن (حسن الدین احمد)، حکمتِ قرآن (حمید الدین فراہی/ خالد مسعود)، نظم قرآن (افادات مولانا فراہی ومولانا امین احسن اصلاحی)، ایضاح القرآن (ضیاء الدین اصلاحی)، قرآنی مقالات (ادارہ علوم القرآن)، زمخشری کی تفسیر الکشاف۔ ایک تحلیلی جائزہ (فضل الرحمٰن گنوری)، حضرت شاہ ولی اللہ کی قرآنی فکر کا مطالعہ (محمد سعود عالم قاسمی)، مولانا امین احسن اصلاحی کے تصور نظم قرآن پر میر مستنصر کی انگریزی کتاب، علم تجوید وقرأت پاکستان میں/ پی۔ ایچ۔ ڈی مقالہ (قاری محمد طاہر) اور المنہل (جدہ) ومسلم ورلڈ بک ریویو (لیسٹر، برطانیہ) کے قرآن نمبر (اشاریہ علوم القرآن، ص ۲۸-۳۰) مزید براں مجلہ کے ''کتاب نما'' کالم کے تحت تمام شماروں میں قرآنی علوم پر عربی، اردو انگریزی کی بہت سی نئی کتابوں کا مختصر تعارف شائع ہوا ہے (اشاریہ علوم القرآن، ص ۳۰-۳۶) اور ان تینوں زبانوں کے مشہور رسائل میں قرآنیات پر شایع ہونے والے منتخب نئے مضامین کی فہرست بھی ہر شمارہ میں شایع کی جاتی ہے ان سب کی تفصیل میں جانے کی یہاں گنجائش نہیں ہے۔

قرآنی علوم ومعارف کے فروغ میں مجلہ علوم القرآن کی خدمات کا ایک اور پہلو قرآنی مطبوعات، قرآنیات پر تحقیقی مقالات، قرآن سے متعلق قدیم وجدید دور کے علماء کی کتابوں ودیگر تحریروں اور مختلف لائبریریوں کے قرآنی ذخائر پر کتابیات، اشاریہ جات اور فہارس کی اشاعت ہے، ان سے ایک جانب مختلف زبانوں میں قرآنیات پر شائع ہونے والی کتابوں کے بارے میں ضروری معلومات مہیا ہوتی ہیں، دوسرے ہندو پاک اور دوسرے ملکوں کی لائبریریوں میں مطبوعہ یا مخطوطہ صورت میں قرآنیات پر جو قیمتی ذخیرہ

دستیاب ہے ان کے بارے میں اطلاع ملتی ہے۔ تیسرے ان سے یہ بھی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ قرآنی علوم یا قرآنیات پر ریسرچ وتحقیق کی کیا رفتار ہے اور قرآن سے متعلق کن کن موضوعات پر تحقیقی کام انجام پاچکا ہے۔ مجلہ علوم القرآن میں اردو رسائل میں قرآنی مضامین کا اشاریہ، اردو میں قرآنی مطبوعات کی کتابیات، سعودی عرب میں ۱۴۰۰-۱۴۰۹ھ کے دوران قرآنیات پر شایع شدہ کتب کی فہرست اور کتابیات مولانا حمید الدین فراہی ومولانا امین احسن اصلاحی پہلے ہی اشاعت پذیر ہوچکی ہیں۔ جامعہ ام القریٰ (مکۃ المکرمہ)، جامعہ اسلامیہ (مدینہ منورہ)، جامعۃ الامام محمد بن سعود الاسلامیہ (ریاض)، عصری وتر کی جامعات اور پنجاب یونیورسٹی (لاہور) میں قرآنیات پر جو تحقیقی مقالے لکھے گئے ہیں ان کی تفصیلات بھی علوم القرآن کے صفحات میں محفوظ ہیں۔ اس کے علاوہ جامعۃ الملک عبد العزیز کی مرکزی لائبریری میں جو قرآنی مخطوطات دستیاب ہیں ان کی توضیحی فہرست بھی علوم القرآن میں شایع ہوچکی ہے (اشاریہ علوم القرآن، ص ۲۵-۲۷)۔ مزید براں مجلہ کے خبر نامہ میں قرآن مجید کے نادر نسخوں کی دریافت، مقامِ دستیابی اور ان کی خصوصیات کے بارے میں معلومات فراہم کی جاتی رہتی ہیں (اشاریہ علوم القرآن، ص ۳۷-۳۹)

مختلف موضوعات پر سیمینار ومذاکرات کا اہتمام عصر حاضر کی علمی سرگرمیوں کا ایک نمایاں پہلو ہے۔ ماضی قریب سے سیمینار کے موضوع کے طور پر قرآنیات وعلماء قرآن کو بھی منتخب کیا جانے لگا ہے اور شکر خدا کا کہ اب قرآن سے متعلق موضوعات سیمیناروں کے لیے اجنبی نہیں رہ گئے ہیں۔ ششماہی علوم القرآن اپنے خبر نامہ کے ذریعہ دنیا کے مختلف حصوں میں قرآنیات پر منعقد ہونے والے سیمیناروں کے بارے میں ضروری اطلاعات فراہم کرتا رہتا ہے اور بعض سیمیناروں کی مفصل رپورٹ مضمون یا اداریہ کی صوت میں بھی شایع ہوتی رہی ہیں ان میں خاص طور سے مولانا حمید الدین فراہی سیمینار (منعقدہ مدرسۃ الاصلاح /۸-۱۱۰ اکتوبر ۱۹۹۱ء، نظم قرآن سیمینار (مدرسۃ الاصلاح /۶-۱۸ اکتوبر ۱۹۹۴ء) اور تراجم قرآن سیمینار (مدینہ منورہ/۲۳-۲۵ اپریل ۲۰۰۲ء) قابل ذکر ہیں (اشاریہ علوم القرآن ص ۲۷)۔ ان کے علاوہ خبر نامہ کے کالموں میں جن سیمیناروں کی مختصر